Richard Gaffin's New Perspective on Paul

by Paul M. Elliott

کیوں کہ اگر ہم جسم میں چلتے ہیں تو ہم جسم کے طور پر لڑتے بھی ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ ہم خدا کی طرف سے قادر ہیں کہ قلعوں کو ڈھا دیں۔ ہم تصوروں کو ڈھا دیتے ہیں۔ بلکہ اِک بھلائی کو جو خدا کی پہچان ہیں۔ اِس لئے کہ ہماری لڑائی کے ہتھیار جسمانی ہیں۔ بلکہ خدا کی طرف سے قادر ہیں۔ تو ہم ہر ایک دشمن کو قید کر کے مسیح کے تابع بنا دیتے ہیں۔ ہم تیار ہیں کہ جب آپ کی فرمانبرداری پوری ہو تو ہم ہر طرح کی فرمانبرداری کا بدلہ لیں۔

نمبر 3۔حق تصنیف 20003 جان ڈبلیو رو بنز پوسٹ آفس بکس نمبر 68 یونیکوئی

ٹینیسی 37692۔جنوری فروری 1983

ای میل:tjtriniyfound@oal.com

ویب سائٹ:www.trinityfoundation.com

ٹیلی فون:4237430199۔فیکس۔4237432005

رچرڈ گیفن کا پولوس اور نیا ظاہری تناسب

منجانب پال ایم۔ ایلیٹ

ایڈیٹر کا دیباچہ: کم از کم 1969 سے (جب اُس نے نورمان شیفرڈ کی زیرنگرانی اپنے تعلیمی مضمون کو تحریر کیا)، ڈاکٹر۔ رچرڈ بی۔ گافن، کو پوسٹ ماڈرن بائبلی الٰہیات کی تحریک کے راہنما کے طور پر قیاس کیا گیا، جو گناہ کے کفارے کی تاریخی الٰہیات کے طور پر بھی جانا جاتا تھا۔ وہ دوسری واجبیت'' کی بدعت کی تعلیمی حمایت کی راہنمائی بھی کر رہا تھا اُن اعمال کے وسیلہ جو گناہگاروں کے لیے آخری عدالت پر ابدی زندگی کو حاصل کرنے کے لیے تھے، اس کی بجائے اِس واجبیت کے لیے ایک مرتبہ اکیلے ایمان، مسیح پر ایمان کے وسیلہ تبدیل ہونے کے لیے تھی۔ آج یہ جھوٹی انجیل گافن کے اپنے آرتھوڈکس پریسبا ٹرین چرچ (او پی سی)، پریسبا ٹرین چرچ ان امریکہ۔ (پی سی اے)، کمیونین آف ریفارمڈ ایونجیلیکل چرچز (سی آر ای سی)، ویسٹ منسٹر تھیالوجیکل سیمنری ان فلاڈلفیہ، کاوننٹ تھیالوجیکل سیمنری ان سینٹ لوئیس، اور دیگر کلیسیاؤں اور اداروں کو زہر آلود کرتا ہے۔ گافن کی آزاد خیالی کے لیے زندگی بھر کی پابندی کو تقریباً ایک دہائی سے کئی مصنفین کی جانب سے کتابوں اور مضامین میں آشکارہ کیا گیا ہے، جو دو کتابوں میں اُس کے اپنے الفاظ میں یہ واضح گواہی تھی جو ویسٹ منسٹر تھیولوجیکل سیمنری میں اُس کے 40 سالہ تعلیمی کرئیر کا احاطہ کرتی ہے۔ قیامت اور کفارہ (1969) ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ (2006)۔

۔۔۔ رومیوں 8: 34 کے مطابق، واجب ٹھہرائے جانے کا انحصار سادہ طرح ایماندار کے ماضی کے تجربہ میں کسی عمل پر نہیں ہے بلکہ اُس کے جی اُٹھنے مسیح کی شخصیت کے ساتھ اپنے موجودہ تعلق کی بناء پر ہوتا ہے (سی ایف۔ 1 کرنتھیوں 15: 17)۔۔۔۔

۔۔۔ (ایف) یا ایماندار کے لیے پولس کی واجبیت، گود لینے، پاک صاف کیے جانے اور تمجید کا تعلق مستقبل کے ساتھ ساتھ زمانہ حال کے ساتھ ہوتا ہے۔ (قیامت اور کفارہ، 133، اختتامی نوٹس چھوڑ دیے گئے ہیں)

ایمان کے وسیلہ نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ میں، گافن کی دستاویزات یہ تھیں کہ واجب ٹھہرایا جانا اب ایمان کے وسیلہ سے ہے، لیکن مستقبل کی واجبیت دیکھنے

(مشاہدہ) کرنے کے وسیلہ سے ہوگی۔

(جیسے) ایماندار پہلے سے ہی مسیح کے ساتھ جی اُٹھتے ہیں اس طرح وہ واجب ٹھہرائے جا چکے ہیں، جیسے کہ وہ ابھی تک، واجب ٹھہرائے جانے کے لیے جی نہیں اُٹھے ہیں۔(86)۔

(ایماندار) پہلے ہی سے ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرائے گئے ہیں۔لیکن ابھی اُنہیں دیکھنے کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا ہے(88)

میں ''ایمان کے وسیلہ'' واجب ٹھہرایا جاتا ہوں،لیکن (ابھی) ''دیکھنے کے وسیلہ'' سے نہیں۔(92)۔

گافن دعویٰ کرتا تھا کہ اُس کا اخذ کردہ نتیجہ کہ یہاں ''مستقبل کی واجبیت'' ہے اِسے کلام اور ویسٹ منسٹر کنفیشن سے وضع کیا گیا تھا(12، 18۔82)۔لیکن پھر اُس نے قبول کیا کہ کلام مستقبل کی واجبیت کا ذکر نہیں کرتا، اور چار دلیلوں میں سے ایک میں وہ مستقبل کی واجبیت کو بناتا ہے، اُس نے صراحت سے بیان کیا کہ وہ کلام سے ایسا کرنے کی جسارت کر رہا تھا، نہ کہ اُن سے کچھ قیاس کر رہا تھا۔

ابتداء پر، اِس پر غور کیا جانا چاہیے تھا کہ پولس میں صاف صاف حوالہ جات ایمانداروں کے لیے اب بھی مستقبل کی واجبیت کے لیے ہیں، اگر اُن سب کو بہت چھوٹا کر کے پیش کیا جائے۔۔۔رومیوں 2: 13، 5: 19، گلتیوں 5: 5، 2 تیمتھیس 4: 8۔لیکن یہ سب تکراری ہیں۔میرا اپنا نظریہ ہے کہ کم از کم ان میں سے کچھ اقتباسات اور شاید دیگر خوشنما ہیں، یہاں تک کہ بہت پسندیدہ ہیں، جنہیں ایمانداروں کے لیے درحقیقت مستقبل کی واجبیت کی طرف اشارہ کرنے کے طور پر پڑھا جاتا ہے۔۔۔۔

یہاں اقتباسات کا احاطہ کرنے کے لیے قدر موجود ہے جس کو دکھانے کی دلچسپی میں ہماری سوچ بچار سے پیش روی کرنے والے پیراگراف پر غور کیا گیا ہے، اُس مندرجہ ذیل بحث کے طور پر جو ایسا کرنے کی تلاش کرتی ہے، کہ مسیحیوں کی واجبیت کے لیے مستقبل کے پہلو کے لیے معاملہ یا اسے کسی دوسرے طرح رکھتے ہوئے، جو فیصلہ کن مستقبل کا پہلو ہے یہ نجات کی عدالتی شکل کے ہے جو واجب ٹھہرائے جانے کے لیے ہم پلہ ہے، جو محض ایسے اقتباسات یا یہاں تک کہ بنیادی پر اس پر انحصار نہیں کرتی۔یہ معاملہ، جسے میں یہاں بناؤں گا، اس کے چار عناصر ہیں: پولس کی سٹوریالوجی اور اسچاٹالوجی کے خاکے سے قیاس کردہ سوچ بچار۔۔۔(ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ، 80۔81، شامل کردہ تاکید)۔

مستقبل کے طور پر واجبیت'' کے موضوع کے تحت، گافن نے مستقبل کے واجب ٹھہرائے جانے کے لیے اپنی پہلی دلیل کو لکھا:

قیاس کردہ سوچ بچار

لیکن، پولس کے بارے کیا ہے؟ کیسے یہ اقراری حالت اس الٰہیات کے ساتھ برابر ہوتی ہے؟ ہم اس سوال کے ساتھ مخاطب ہوتے ہوئے آغاز کر سکتے ہیں جسے قیاس کردہ سوچ بچار کے طور پر دیکھا جا سکتا ہے، اور جسے اس الٰہیات کی ساخت کے ساتھ باندھا جا سکتا ہے۔۔۔یہ مشاہدہ، میں شناخت کرتا ہوں کہ ایک ہے جو شاید ترغیب دینے والا نہیں ہے۔۔۔لیکن ہم محض اس مفروضے کے ساتھ چھوڑے نہیں جاتے۔(ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ، 83۔84، شامل کردہ تاکید)۔

گافن نے یہ بھی حق جتایا کہ رومیوں 2: 13 ایمانداروں کے لیے اعمال کے وسیلہ آنے والے وقت میں اُنہیں واجب ٹھہرانے کو سکھاتی ہے: ''بائبل کا وسیع سیاق و اسباق صلاح دیتا ہے کہ رومیوں 2: 5 ایف ایف میں مثبت حاصل کا نظریہ، جو ہم از کم 5۔11 آیات میں ہے، اگر یہ 12۔13 آیات میں نہیں، اسے بہتر طور پر یہ بیان کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے جو آخری عدالت پر مسیحیوں کے لیے سچ ہوگا(ایمان کے وسیلہ، نہ کہ دیکھنے کے وسیلہ 97)۔

اب، اُس گواہی کے علاوہ جسے گافن سکھاتا ہے یہ واجب ٹھہرانے کی وہی تعلیم ہے جیسے نورمان شیفرڈ کی طرح ہے، جو بہت سے ایونجیلیکل اور ریفارمڈ کلیسیاؤں میں اب بھی اُسے راہنما الٰہیاتی آواز قیاس کرتے ہیں جسے اب بھی کلیسیا سُنتی اور سوچ بچار کرتی ہے۔اُس وقت سے ویسٹ منسٹر الٰہیاتی سیمنری جو

2008 میں فلاڈلفیہ میں تھی اُس کے منصبِ معلمی پر غور کرتی ہے، گافن نے بہت سے معاملات میں، اُن کی مخالفت کے باوجود جو ابھی تک بائبلی آرتھوڈکسی کو تھامے ہوئے تھے، امریکہ اور بیرونِ ممالک کلیسیاؤں اور سمینریوں سے بات کرنا جاری رکھا۔ اس وقت، اُسے فلاڈلفیہ میں ٹنتھ پریسباٹرین چرچ (پی سی اے) پر جیمس مونٹگمری بوائس سینٹر لیکچر سیریز کے حصے کے طور پر 21 مارچ 2011 پر بات کرنے کا شیڈول دیا گیا۔ طنزیہ طور پر، اُس کے شیڈول کا موضوع "غلطیوں سے پاک اور الہام" ہے۔

ٹھیک طور پر رچرڈ گافن "بے خطا اور الہام" کے بارے کیا اعتقاد رکھتا ہے؟ کلام اور نجات کے لیے کیسے وہ اعتقادات نے اُس کی رسائی کو زہر آلود کیا؟ ڈاکٹر پال ایم۔ ایلیٹ جو ٹیچنگ دی ورڈ منسٹری کا صدر ہے، اِس نے اپنی کتاب مسیحیت اور نیولبرل ازم کے چھٹے باب میں ان سوالات کی پرکھ کی: آرتھوڈکس پریسباٹرین چرچ اور اس سے بالاتر روحانی مصیبتیں (ٹرینٹی فاؤنڈیشن، 2005)۔ ہم چارلس سپرگان کی روح میں، اس باب کو خبرداری کے طور پر دوبارہ تیار کرتے ہیں جس نے لکھا:

اچھے بھائیوں کی تعداد جو مختلف طریقوں سے اُن کے ساتھ شراکت رکھتے ہیں انجیل کی جڑ کاٹتے ہیں، اور وہ اپنے چال چلن کی بات کرتے ہیں جیسے کہ یہ محبت کرنے والا چال چلن تھا جسے خداوند اپنے ظاہر ہونے کے دن پر منظور کرے گا۔

سچے ایماندار کا پابند فرض اُن لوگوں کے لیے جو مسیحی ہونے کا اقرار کرتے ہیں اور پھر بھی خدا کے کلام سے انکار کرتے ہیں اور انجیل کی بنیادوں کو رد کرتے ہیں، اور یہ سب کچھ اُن میں سے آتا ہے (2 کرنتھیوں 6:14۔18)۔۔۔

غلطی کے ساتھ سازباز کو اُن بہترین لوگوں سے حاصل کریں گے اُس طاقت سے جو اس کے خلاف کسی کامیاب احتجاج کے لیے ہے۔ اگر ایمانداروں میں سے کوئی شخص اپنے درمیان کسی غلطی کرنے والے کو رکھتے تھے، لیکن خدا کے نام پر اُن کے ساتھ مستحکم طور پر برتاؤ کرتے تھے، تو یہ سب درست ہوگا، لیکن اُن کا اتحاد یا ایکا اس اصول پر پایا گیا ہے کہ سب اس میں شامل ہو سکیں، خواہ وہ کوئی بھی نظریہ تھامے ہوئے ہیں، جن کی بنیاد خدا کی سچائی کے لیے بغاوت پر ہوتی ہے۔ اگر یہ سچائی اختیاری ہے، تو غلطی معقول ہے۔۔۔۔

میدے سے خمیر حاصل کرنا مشکل ہے، اور اسے اس میں ڈالنا آسان ہے۔ یہ خمیر پہلے سے ہی کام کر رہا ہے۔ اس گہرے ڈیزائن سے پردہ اُٹھانے کے لیے ہماری بہادری (یہ کہ، اس عمیق سکیم سے) تکلیف دہ ہے، اور بیشک یہ ساری بدسلوکی کی طرف ہمیں لاتی ہے۔ لیکن جیسے وبا ٹھہرتی ہے اتنی دیر تک اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ اور وہ جو کلیسیاؤں میں روحانی طور پر زندہ ہیں وہ اس چیز پر غور کر سکتے ہیں، اور خود خداوند اس حریف کے ساتھ لڑائی کر سکتا ہے۔

کسی بھی قیمت پر، قیمت جو اس کی ہو سکتی ہے، جو ہمیں اُن سے جدا کرتی ہے جو اپنے آپ کو خدا کی سچائی سے الگ کرتے ہیں یہ محض ہماری آزادی کے لیے نہیں، بلکہ ہمارے فرض کے لیے بھی ہے۔ میں اپنے احتجاج کو آگے بڑھتے ہوئے اس طرح مکمل کرتے ہوئے قائم کر چکا ہوں، اور میں اکیلا اسے اُس دن تک قائم رکھوں گا جب خداوند سب دلوں کے بھیدوں کا انصاف کرے گا، لیکن یہ میرے لیے کوئی عجیب چیز دکھائی نہیں دیتی اگر دوسرے وفادار پائے جاتے ہیں، اور اگر دوسرے انصاف کرتے ہیں کہ اُن کے لیے بھی یہاں کوئی رستہ نہیں بلکہ اُس میں جو ہارے ہوئے رستے سے تکلیف کے ساتھ جدا ہوتے ہیں۔

یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابد تک یکساں ہے۔ مختلف اور بیگانہ تعلیم کے سبب سے بھٹکتے نہ پھرو۔" (عبرانیوں 13:8۔9)۔

شیفرڈ کے حامیوں کا ایک اصول جو ویسٹ منسٹر سیمنری استعداد اور او پی سی پر قائم رکھتے ہیں جو اُس کی روانگی کے بعد رچرڈ بی، گافن، جے آر کے لیے تھا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ وہ شیفرڈ جیسے نظریات کو تھامے ہوئے تھا، اور اِس نے کھلے عام تکرار میں اُس کا دفاع کیا، گافن پر کوئی الزامات عائد نہ ہوئے۔ او پی سی، شیفرڈ کے خلاف 1977 کے الزامات کے لیے اپنے غافل پن میں، اُس نے اس کے تعینات کردہ خادموں کی نگرانی کے لیے اس کی ذمہ داری کو

سامنے رکھتے ہوئے گھومتا پھرتا رہا جنہوں نے سیمری کی استعدادمیں خدمت کی۔ تاہم رچرڈ گافن، چرچ اور سیمری کے نظم وضبط سے جاری اور پریسبائٹریل نگرانی سے مزاحمت نہ کرنے والا تھا، وہ آج کے دن کے لیے شیفرڈ کی تعلیمات کو زندہ جاوید رکھنے سے آزاد رہا۔

1982 میں شیفرڈ کی روانگی کے 18 سال بعد، گافن کی اُس کے لیے وفاداری نا تاہل تبدیل رہی۔ 2000 میں اُس نے شیفرڈ کے اعلان کو ایک دوسری انجیل دفضل کا بطلاوہ کے ساتھ جوڑ دیا۔ رچرڈ گافن آج ویسٹ منسٹر الہیاتی سیمری اور آرتھوڈوکس پریسبائٹرین چرچ کے راہنما ماہر الہیات کے طور پر جاری رہتا ہے۔

چارلس سپرجیون، تلوار اور برچھی کے "نوٹس" میں، اکتوبر 1888

چارلس پرجیون، "ناممکن کوششیں"، تلوار اور برچھی، دسمبر 1888

مشنری والدین سے 1936 میں بیجنگ میں پیدا ہوا، جنوبی کیلیفونیا کی یونیورسٹی، بی۔اے، کیلون کالج، 1958، بی۔ ڈی، ویسٹ منسٹر تھیالوجیکل سیمری، 1961، ٹی ایچ۔ایم، 1062، ٹی ایچ، ڈی، گریجویٹ سٹڈی جارج گسٹ یونیورسٹی، گوٹیگن، جرمنی، 1962۔ 1963، بائبلی اور سیٹیمٹک الہیات کا پروفیسر، ویسٹ منسٹر الہیاتی سیمری، 1965۔ 2007 بمقرر کردہ خادم، آرتھوڈکس پریسبائٹرین چرچ، پریسبائٹری آف فلاڈلفیہ۔

ویسٹ منسٹر میں اپنے چالیس سالوں کے دوران اُس نے بہت زیادہ خادمین کی تعلیم وتربیت میں بہت اہم کردار ادا کیا جو آج او پی سی میں، اور اس کے ساتھ ساتھ شالی امریکہ اور پوری دُنیا کی کلیسیاؤں میں خدمت انجام دے رہے ہیں۔ یہ رچرڈ گافن کی طرف سے تھا کہ اُنہوں نے اُن کی الہیات سے بہت کچھ سیکھا۔

ویسٹ منسٹر پروفیسر کے طور پر اُن کے ابتدائی دنوں سے، گافن کے ساتھ شیفرڈ نے بہادری دکھائی جس کو اُنہوں نے الہیات میں ترقی" کی اصطلاح دی۔ اب یہ واضح ہے کہ یہ واجب التعظیم احتجاج کا مقصد زیادہ واضح اور تفصیلی طور پر پیش نہیں کیا تھا جسے سمپر ریفارمڈا ہمیشہ اصلاح" کا نام دیا گیا، یہ کہ کلام کے لیے ہمیشہ موافقت کی تلاش کا نام دیا۔ بلکہ، اس کا مطلب بااختیار بائبلی مسیحیت کی توضیح نہ ہونا تھا۔ رچرڈ گافن، نورمان شیفرڈ کی مانند، اُس انجیل کا دعویٰ کرتا ہے جو کلام کے مطابق نہیں ہے۔

گافن کا اپنا "پولس پر کیا جانے والے نیا ظاہری تناسب"

گافن کی اپنی تحریر کے نظریات میں سے پہلا تفصیلی واریان، جس کے لیے نورمان شیفرڈ استعدادی صلاح کار تھا، ایسا 1969 میں ہوا۔ گافن کی اس تحریر کو 1978 میں قیامت کے مرکز کے طور پر شائع کیا گیا تھا، اور اسے دوبارہ قیامت اور کفارے کے موضوع کے ساتھ شائع کیا گیا۔ کتاب کا ضمنی نام "پولس کی سٹوریالوجی کا مطالعہ" ہے۔ رچرڈ گافن نے سرِ عام اِس کو بیان کیا کہ وہ پولس پر ہونے والے نئی ظاہری تناسب کے لیے رائٹ، ڈن اور سینڈر کا مخالف ہے ۔لیکن قیامت اور کفارہ گافن کا اپنا "پولس پر کیا جانیوالا ظاہری تناسب" ہے، اور یہ محض خلاف شرع ہے۔ اگرچہ گافن کی نجات کی تعلیم آرتھوڈکسی کی زبان میں آرام دہ ہے، یہ درحقیقت بنیادی طور پر ترمیم شدہ ہے، جبکہ یہ مرتب نہیں کرتا اور صرف نجات کی کلیدی تعلیمات کو دوبارہ بیان ہیں کرتا جس میں ایمان اور کفارہ، واجبیت، پاکیزگی اور گود لینا شامل ہے۔ بلکہ نجات کے طریقہ کار کو بھی بیان کرتا ہے۔ گافن کے حالیہ عوامی بیانات جس میں جنوری 2005 میں ابرن ایونیو پاسٹرس کانفرنس شامل تھی اس میں ہونے والی تقاریر شامل ہیں، جسے اپنے نظریات میں بنیادی تبدیلی کو ظاہر نہیں کرتا۔ درحقیقت، ابرن میں گافن

کے دیے جانے والے لیکچرز اُن بہت سے حصوں کے حامل تھے جنہیں اُس نے اپنی 1969 کی تعلیمی مضمون میں حرف بہ حرف بیان کیا۔ گافن اور رائٹ (جس نے ابرن 2005 پر بات کی) اُن میں سے ہر ایک نے پولس پر نئے ظاہری تناسب کو پیش کیا۔ اُنہوں نے بااختیار انجیل کو پیش نہ کیا۔ یہ سمجھنا بہت اہم ہے کہ کیسے گافن نجات کے طریقہ کار کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ قیامت اور کفارے کا اہم موضوع یہ ہے کہ لوگ نجات یافتہ بنتے ہیں، اور ایسا صرف مسیح پر ایمان رکھنے سے نہیں ہوتا، بلکہ ایسا "حقیقی" اور "آزمائشی" اتحاد سے ہوتا ہے جس کے وسیلہ ایماندار مسیح کے ساتھ "باہمی اتفاق" کو حاصل کرتے ہیں۔ (وہ بکثرت طور پر تین اصطلاحات کو استعمال کرتا ہے)۔ گافن بیان کرتا ہے کہ اس بچانے والے اتحاد کا اوزار پانی کا بپتسمہ ہے۔ پانی کے بپتسمہ کی فطرت کے متعلق اُس کے بیانات نورمان شیفرڈ کی آوازیں ہیں، جو لکھتا ہے کہ بپتسمہ "ایسا لمحہ ہے جب ہم موت سے زندگی میں ہونے والی تبدیلی اور انسان کے بچائے جانے کو دیکھتے ہیں۔" گافن لکھتا ہے:

بپتسمہ اس طرف اشارہ کرتا ہے اور اسے حاصل کرنے والی تجربہ میں اس تبدیلی کو مہر کر دیتا ہے، ایسی تبدیلی کو جو (حقیقی طور پر) مسیح سے الگ کرتی اور (حقیقی طور پر) اُس کے ساتھ جوڑتی ہے۔ گلتیوں 3: 27 بہت زیادہ واضح ہے: وہ جو مسیح میں بپتسمہ پا چکے ہیں اُنہیں کے لیے رکھا گیا ہے" (سی ایف۔ 1 کرنتھیوں 13:12)۔

یہاں گافن نشان (بپتسمہ) اور جس کی طرف یہ اشارہ (نجات) کرتا ہے ان کے درمیان امتیاز کو خارج کرتا ہے۔ اپنے دعویٰ پر زور دیتے ہوئے کہ بپتسمہ بچانے والی تبدیلی کے نقطے کی نشاندہی کرتا ہے، گافن آئرش ماہر الہیات ارنسٹ بیسٹ کا حوالہ دیتا ہے: "وہ جنہوں نے مسیح میں بپتسمہ لیا ہے یہ وہ ہیں بعد ازاں مسیح میں ہوتے ہیں۔" گافن اسے جاری رکھتا ہے:

نتیجے کے طور پر، تبدیلی کو (افسیوں 2) 5 آیات میں بیان کیا گیا ہے، جو اسے مسیح کے ساتھ زندہ رکھتا ہے، وغیرہ۔ جو حقیقی سمجھ میں مسیح کے ساتھ جوڑنے کے مدار میں رہتا ہے۔۔۔ خدا کے قہر (3 آیت) کے نیچے ہونے سے جو تبدیلی ہوتی ہے یہ اُس کی محبت کو تجربہ کرنے کے لیے (4 آیت) ہوتی ہے جو مسیح کے ساتھ حقیقی طور پر جوڑنے کے وقت واقع ہوتی ہے۔

چند صفحات بعد گافن اسے پانی کے بپتسمہ کے ساتھ "انفرادی مسیحی وجود کے آغاز" کے لیے "مسیح کے ساتھ اتحاد" بلاتا ہے،

نورمان شیفرڈ بھی بپتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ اتحاد کے لیے سکھاتا ہے۔ دیکھیے بیک بون آف بائبل میں "ایفارمڈ الہیات میں اعمال کے وسیلہ واجبیت" کو دیکھیے۔: ہم عصر تناسب میں عہد، اینڈ ریو سینڈلن، ایڈیٹر (نیکوڈچز، ٹیکساس: کاونٹ میڈیا فاؤنڈیشم، 2004)، 118۔ 119۔

نورمان شیفرڈ فضل کا بلاوہ (فلپس برگ، نیوجرسی: پی اینڈ آر پبلشنگ، 2000)، 94۔

رچرڈ بی۔ گافن، جے آر، قیامت اور کفارہ: پولس کی کہانی پر ایک مطالعہ (فلپس برگ، نیوجرسی: پریسبائٹرین اور ریفارمڈ پبلشنگ، کمپنی، 1987)، 50۔ 51۔ اصل میں تاکید اور قوسین، گافن، 51۔ اصل میں تاکید۔

گافن کی تعلیم میں، جو نجات کے بارے میں تھی، جس میں کفارہ، واجبیت، پاکیزگی، گود لینا، اور جلال دینا شامل ہے، یہ بپتسمہ کے وسیلہ "مسیح کے ساتھ اتحاد" میں ہونے کے ذرائع سے آتا ہے۔

2005، میں ابرن ایوینو پاسٹرز کانفرنس میں ایک سوال کے جواب میں، گافن نے یہ قبول کیا کہ اُس کی تعلیم پُرانا عہدنامہ بمقابلہ نئے عہدنامے کے مقدسین کے لیے نجات کے مختلف طریقہ کار کے مفہوم کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ اُس نے کہا کہ یہ "کہنے کے طور پر" تاریخی طور پر وق کا غلط حساب لگانے کے ساتھ کفارے کے بارے میں ہو سکتا تھا جیسے کہ پُرانے عہد کے ایماندار جیسے کہ ابراہام یا داود" تھے شامل ہیں جو مسیح کے ساتھ اتحاد میں تھے کیونکہ مسیح کو نظریہ میں

ہے، اور مسیح کے ساتھ اتحاد، خاص طور پر اوپر اُٹھائے گئے مسیح کے لیے، ایک تاریخی کفارہ والے مسیح کے لیے، جواب اپنی موت اور جی اُٹھنے کی خوبی کے ساتھ ہے۔۔۔اور جو ابراہام اور داؤد کی حالت میں وجود نہیں رکھتا۔ لیکن یسوع کہتا ہے "اِس سے پہلے کہ آدم تھا میں ہوں" (یوحنا 8: 58)، وہ ابتداء سے کلمہ ہے (یوحنا 1:1)، اُس کا مصدر زمانہ سابق ہاں قدیم الایام سے ہے (میکاہ 5:2)، اسرائیلی "روحانی چٹان سے پانی پیتے تھے جو اُن کے ساتھ ساتھ چلتی تھی اور وہ چٹان مسیح تھا" (1 کرنتھیوں 10 :4)۔ گافن نے اِس سوال سے پرہیز کیا کیسے وہ قیاس کرتا ہے کہ مقدسین درحقیقت پُرانے عہد کے زیرِ سایہ نجات یافتہ تھے، اور وہ قیامت اور کفارے میں اِس تنقیدی معاملہ سے مخاطب نہیں ہوتا۔ بہر حال، وہ یہ کہتا ہے کہ:

روح اور مسیح کی عملی خوبی کے وسیلہ سے، اپنی قیامت کے موثر تاریخی کفارہ، مسیح زندگی کا خبر رساں ہے۔ پولس کی سٹاریالوجی میں کوئی اصول زیادہ بنیادی نہیں ہے۔

دھیان سے غور کیجیے جو گافن کہہ رہا ہے کہ مسیح اپنے مردوں میں سے جی اُٹھنے سے پہلے "زندگی کا خبر رساں" نہیں تھا (کیسے (یا اگر؟) روحانی زندگی مسیح کے مردوں میں سے جی اُٹھنے سے پہلے ایمانداروں کے لیے ربط پیدا کرنے والا تھا، وہ ایسا نہیں کہتا۔

نجات کے طریقہ کو دوبارہ بیان کرتے ہوئے، شاید ہمیں اُن طریقوں کو کہنا چاہیے جس میں نجات کی دوبارہ بیان کردہ اصطلاحات شامل ہیں، جنہیں گافن آگے بڑھانا جاری رکھتا ہے۔

پہلے، گافن کفارے کو بیان کرتا ہے۔ وہ دعوٰی کرتا ہے کہ خود مسیح چھڑایا گیا تھا، اور یہ کہ مسیحی مسیح کی اپنے ذاتی کفارے کے وسیلہ جو اُس میں بپتسمہ کے ساتھ اتحاد کے وسیلہ تھا چھڑائے گئے تھے۔

گافن 58۔

ابرن ایونیو پاسٹرز کانفرنس 2005، سیشن 13 کی نقل، سامعین کی جانب سے پوچھے جانے والے چوتھے سوال کا جواب۔ چرچ کی جانب سے کانفرنس کی آڈیو دستیاب ہے۔ گافن 89۔

گافن واضح طور پر کہتا ہے کہ وہ مسیح کے کفارے کی قیامت کے بارے کہتا ہے، اُس کا مطلب "اُس کی رہائی یا نجات" ہے۔ وہ کہتا ہے کہ قیامت "قہر سے فضل میں تبدیل ہونے والا نقطہ ہے" اور یہ کہ "مسیح کے کفارے کی نمایاں صفات ایماندار کے کفارے کے لیے سچائی کو تھامے ہوئے ہے۔"

دوسرے، گافن واجب ٹھہرائے جانے کو دوبارہ بیان کرتا۔ وہ دعوٰی کرتا ہے کہ خود مسیح واستباز تھا، اور یہ مسیحی بپتسمہ میں اُس کے ساتھ اتحاد رکھنے کے وسیلہ مسیح کی اپنی واجبیت میں حصہ ڈالتے ہوئے واجب ٹھہرائے جاتے ہیں۔ وہ اصرار کرتا ہے کہ لفظ "واجب ٹھہرایا جانا" جیسے اسے 1 تیمتھیس 3: 16 میں لاگو کیا گیا (جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ "روح میں واجب ٹھہرایا" گیا تھا) اِس کا بالکل وہی مطلب ہے جب اسے اقتباسات میں گناہگار لوگوں کے لیے لاگو کیا جاتا تھا جیسے کہ رومیوں 4: 25 میں ہے۔ جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح "ہمیں واجب ٹھہرانے کے لیے مردوں میں سے جی اُٹھا" تھا۔ گافن کہتا کہ "عام عدالتی تحقیق کو خارج کرتے ہوئے اِس "واجب ٹھہرائے" جانے کا مطلب واضح ہوتا ہے جب 1 تیمتھیس 3: 16 کو بیان کیا جاتا ہے" غلط ہے" قیامت کا تبدیلی کا عمل اپنے کردار میں خاص طور سے عدالت کے متعلق ہے۔ یہ مسیح کی واجبیت ہے۔"

پھر، "واجبیت" کی فطرت کیا ہے جسے گافن ذہن میں رکھتا ہے؟ وہ اسے فی الواقع واجب ٹھہرائے جانے کے ساتھ مترادف بناتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ واجب ٹھہرایا جانا اور پاک صاف کیا جانا، خدا کے اعمال سے علیحدہ ہونے کے طور پر یا امتیاز کردہ نہیں ہوسکتا یا نہیں ہونا چاہیے۔ یہ کہتے ہوئے کہ واجبیت اور پاکیزگی جو خدا کے متفرق اعمال کے طور پر جن پر بات ہوئی ایسے الفاظ ہیں، جنہیں گافن "مستقل طور پر ادراک سے بالاتر" کہتا ہے۔ وہ اِس نظریہ کو رد کرتا

ہے کہ ایمان کے وسیلہ واجب ٹھہرایا جانا رومیوں اور گلتیوں کی کلیسیاوں کے لیے پولس کے خطوط کا مرکز ہے۔ گافن کی جھوٹی انجیل میں، واجب ٹھہرایا جانا گناہگاروں کی بات کرتے ہوئے خدا کا عدالتی عمل نہیں ہے، جس کی بنیاد مسیح کی تابعیت پر تھی اور جسے ایمان رکھنے کے عمل کے ساتھ لاگو کیا گیا تھا۔ اس کی بجائے، یہ بپتسمہ میں مسیح کے ساتھ حقیقی اتحاد ہے۔ اور اس اتحاد میں دونوں واجبیت اور

گافن 114۔ 117

گافن 114۔

گافن 116۔ اصل میں تاکید۔

گافن 130۔

گافن 119۔ 124۔

گافن 121۔ غور کیجیے کہ ''واجب ٹھہرایا جانا'' دونوں ''ترکیبی'' ''تغیراتی'' اور عدالت کے متعلق ہے۔ یہ دونوں رومن کیتھولک اور کارل بارتھ کا نظریہ ہے، جیسے گافن صفحہ 131 پر اسے قبول کرتا ہے۔

پاک صاف ٹھہرایا جانا، اس کے لیے گافن اصرار کرتا ہے کہ ''یہ زمانہِ مستقبل اور اس کے ساتھ ساتھ زمانہ حال ہیں۔ خدا '' بے خطا حتمی اعلان دونوں '' پہلے ہی سے'' اور ابھی نہ ہونے والا'' ہے۔

تیسرے، گافن پاک ٹھہرائے جانے کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔ وہ دعویٰ کرتا ہے کہ خود مسیح پاک صاف تھا، اور مسیحی بپتسمہ میں اُس کے ساتھ اتحاد کے وسیلہ مسیح کے اپنے پاک صاف ہونے میں حصہ ڈالتے ہوئے پاک ٹھہرائے جاتے ہیں۔ گافن آگے پیچھے بڑھتا ہے، اُن اوقات میں جو امتیاز کے بغیر تھے، اور یہ ایمانداروں کی یقینی پاکیزگی (وہ جسے کلام مسیح کی تابعتیوں کی بنیاد کے ساتھ پاک کو تشکیل دینے کو بیان کرتا ہے) اور ایماندار کی بتدریج بڑھنے والی پاکیزگی (جسے کلام جسمانی اعمال کے لیے مرنے اور خدا کے علم اور دانش میں بڑھنے، جو کلام اور سکونت کرنے والے روح کے وسیلہ سے ہوتا ہے اُسے بیان کرتا ہے) بہرحال، گافن اسے واضح بناتا ہے کہ وہ پاکیزگی کے دونوں پہلوؤں کو دیکھتا ہے جو بپتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ اتحاد رکھنے کے ''مستحکم حقیقت کے وسیلہ سے آتا ہے۔ وہ کہتا ہے کہ، اس اتحاد میں ''انسان کی اندرونی ملکیت جس میں مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا '' شامل ہے۔ جس میں دونوں فیصلہ کن اور بتدریج فروغ پانے والی پاکیزگی شامل ہے۔ یہ تعلیم ہے جس میں راستبازی کو انڈیلا گیا، جو رومن کیتھولک ازم کی غلطی ہے۔

قیامت اور کفارے کے بارے میں گافن کا یہ آخری بیان غیر واضح ہے، لیکن وہ ہمیں پاکیزگی پر اپنی حالت کا واضح اشارہ دیتا ہے جسے ایلڈر جان۔ وہ۔ کینیڈی کی حکمرانی میں او پی سی کے وسیلہ، اُس کے اس الہیاتی بیان کی پیروی کرتے ہوئے تحریر کیا گیا تھا:

یہ ممکن نہیں ہے کہ کوئی بھی یسوع مسیح کا بھائی بن سکتا اور مسیح کے ساتھ، آسمانی بادشاہت، خدا باپ کی حضوری میں لطف اندوز ہو سکتا تھا ماسوائے اُس ایک جو مسیح کی شبیہ کے مطابق سچا اور شخصی طور پر راستباز اور پاک صاف ہے۔۔۔ مسیح کی راستبازی کا الزام، جسے تمام مسیحی واجب ٹھہرائے جانے کے ساتھ حاصل کرتے ہیں۔۔ یہ اس مقصد کے لیے کافی نہیں ہو سکتا۔ مسیح الزام شدہ راستبازی نہیں رکھتا، اُس کی راستبازی حقیقی اور ذاتی ہے۔ اگر ہم اُس کی شبیہ کے مطابق ہوتے ہیں، تو ہم بھی حقیقی اور ذاتی راستبازی کو رکھتے ہیں۔

گافن 133۔

گافن 124۔126۔

فیصلہ کن اور بتدریج بڑھنے والی پاکیزگی کے درمیان پائے جانیوالے فرق کی اہمیت اور فطرت پر مباحثہ کے لیے، دیکھیے رابرٹ ریمنڈ، نیو سیسٹیمٹک مسیحی ایمان کی الٰہیات، 756۔759 اور 767۔781۔

گافن 138۔

اس بیان کے لیے، ایمانداروں کو ابدی زندگی کی میراث کے لیے مسیح کی راستبازی میں اضافہ کرتے ہوئے اپنی راستبازی بازی کو لازما رکھنا ہے۔گافن کہتا ہے:

ہم اوپر کچھ نہیں دیکھتے۔۔۔جو ہمیں کسی طرح اس سوال کی طرف راہنمائی کرے گا کہ ایلڈر کنیر ڈ خدا کے ساتھ اپنی لگاتار وفاداری رکھتا تھا اور کلام کے لیے اپنی تلوار جیسی پابندیوں کو تعلیمی نظام کے ساتھ سکھایا، اور اس کے ساتھ ریفارمڈ ایمان کو۔

چوتھے، گافن گود لینے کو دوبارہ بیان کرتا ہے۔وہ دعویٰ کرتا ہے مسیح خود گود لیا گیا تھا، اور یہ کہ مسیحی بپتسمہ میں اُس کے ساتھ اتحاد کے وسیلہ مسیح کے اپنے لے پالک ہونے میں میں حصہ ڈالتے ہوئے گود لیے جاتے ہیں۔گافن کہتا ہے کہ یہی ہے جو پولس رسول کا مطلب تھا جب اُس نے لکھا کہ یسوع کا (یونانی درجہ نگاہ میں) مردوں میں سے جی اُٹھنے کے ساتھ۔۔۔خدا کا بیٹا ہونے کا اعلان کیا گیا (رومیوں 1:4)۔گافن دعویٰ سے کہتا ہے کہ"یسوع کا جی اُٹھنا اُس کا اپنا لے پالک ہونا تھا (دوسرے آدم کی مانند)۔وہ اس تشریح کے لیے کسی کلام کا سہارا لینے کی پیشکش نہیں کرتا، اس حقیقت کے باوجود کہ لفظ لے پالک کا ترجمہ (یونانی ہیوتھیسیا، "بیٹے کے طور پر مقرر رہونا") کو کبھی مسیح کے استعمال نہیں کیا گیا بلکہ صرف ایمانداروں کے لیے تھا (دیکھیے رومیوں 8: 15، 23، 9: 4 گلتیوں 4: 5، اُفسیوں 1: 5)۔

پانچویں، گافن صرف نئی زندگی کو ہی دوبارہ بیان نہیں کرتا، بلکہ وہ اسے نجات سے خارج کرتا ہے۔وہ دعویٰ کرتا ہے کہ"پولس نئی زندگی یا ازسرِنو پیدا ہونے کی اصطلاح کی تدبیر کے بغیر کفارے کی درخواست کی ابتدا کرتا ہے جسے زندگی کے نئے اصول کی روابط کے طور پر سمجھا گیا"یوحنا 3:3 میں نیکودیمس کے لیے یسوع کے صاف بیان میں اس دلیل کو بیان کرتا ہے"جب تک کوئی نئے سرے سے پیدا نہ ہو وہ خدا کی بادشاہی کو نہیں دیکھ سکتا۔"اور پولس کے ایمانداروں کے لیے دہرائے جانے والے حوالہ جات اسے زندگی بخش چکے ہیں (رومیوں 6: 11 اور 13، 1 کرنتھیوں 15: 22، اُفسیوں 2: 1۔5، کلسیوں 2: 13)۔گافن کے"پولس پر نئے ظاہری تناسب" میں، یہاں درحقیقت خدا کے یک پہلو عمل کے طور پر نئے سرے سے پیدا ہونے کی ضرورت نہیں۔

کینیر ڈ کا حتمی بیان اور الٰہیاتی بیان، جسے اس لنک پر دوبارہ بنایا گیا ہے۔

www.trinityfoundation.org/KinnairdDeclarationTheolo-gicalStatement.php.

کینر ڈ کے حتمی اعلان اور الٰہیاتی بیان کے لیے دیباچہ۔

گافن 117۔119۔

گافن 140۔

جیسا کہ ہم دیکھ چکے ہیں، گافن دعویٰ سے کہتا ہے کہ بپتسمہ، نہ کہ نئے سرے سے پیدا ہونا، روح القدس کی قدرت کے کاموں سے الگ ہو کر، موت سے

زندگی میں تبدیل ہونے کا مقام ہے۔

گافن کے "نئے ظاہری تناسب" کو درپیش مسائل

اِن تعلیمات کے ساتھ کیا غلط ہے؟ یہاں بہت سے سنجیدہ مسائل ہیں، وہ سب انجیل کے دل پر ٹھوکر لگاتے ہیں۔
پہلا اور سب سے زیادہ واضح، بپتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ "حقیقی" اور "تجرباتی" اتحاد کے ذریعے نجات ہے جو کہ نجات کا رستہ نہیں ہے جسے کلام سکھاتا ہے ۔یہ کوئی اور انجیل ہے۔ قیامت اور کفارے میں گافن (اور غلط طور پر گمراہ کرنے کے طور پر) "ایماندارو" کی بات کرتا ہے، لیکن بمشکل ایمان کی بات کرتا ہے۔ یہ بتا رہا ہے کہ اُس کے نظام میں، "ایمان" بائبلی اقوال پر ایمان رکھنے کا معاملہ نہیں بلکہ یہ تجرباتی "اتحاد" ہے۔ اس کے فرق میں، اقتباسات غیر مبہم طور پر سکھاتے ہیں کہ نجات غیر آراستہ ایمان کے اوزار کے وسیلہ سے ہے۔ ایمان کا مطلب یہ یقین کرنا ہے کہ نجات کی انجیل محض مسیح کی قابلیتوں کی بدولت ہے جو کہ سچ ہے۔

ویسٹ منسٹر کنفیشن آف فیتھ درست طور پر ایمان کو "یقین کرنے کا عمل" کہتی ہے اور تصدیق کرتی ہے کہ "بچانے والے ایمان کے بنیادی اعمال قبول کرنا، حاصل کرنا، اور مسیح پر واجب ٹھہرائے جانے، پاک ٹھہرائے جانے اور ابدی زندگی کے لیے انحصار کرنا کے وسیلہ سے ہے، جو فضل کے عہد کا وصف ہے۔"
ایمان یسوع مسیح کی مکمل قابلیت کے لیے انسانی کوشش سے مکمل طور پر دور ہوتی دکھائی دیتی ہے۔ ایمان بذاتِ خود خدا کا تحفہ ہے، اور یہ اعمال سے نہیں ہوتا۔ ہمارے پاس اپنے ایمان کی شیخی مارنے کے لیے کوئی وجہ نہیں جو ہمارے بپتسمہ سے بہت کم ہے۔ بپتسمہ مسیح کے ساتھ ہمارے تعلق کی طرف اشارہ کرتا ہے، اور یہ نہ ہی ایسا اوزار ہے جس کے وسیلہ ہم اُس کے ساتھ جڑتے ہیں، نہ ہی ہمارا اپنا تعلق ہے۔
جیسا کہ ہم پہلے ہی سے غور کر چکے ہیں، گافن اور شیفرڈ بپتسمہ پر قیاس کرتے ہوئے ایک جیسی الٰہیاتی سطح پر ہے جو موت سے زندگی کے لیے "تبدیلی کا نقطہ" ہے۔ نجات کے طریقہ کار کے لیے اُن کی تعلیم اپنے مقام کو فیڈرل وژن تھیالوجی میں بھی تلاش کرتی ہے۔ فیڈرل وژنسٹ سٹیو ولکنز بپتسمہ کے لیے کہتا ہے: یہ شادی کی طرح ہے۔ یہاں تبدیلی ہوتی ہے جو رسمی طور پر واقع ہوتی ہے۔ ایک واحد شخص ایک شادی شُدہ انسان بن جاتا ہے۔ وہ ایک نئے شخص میں تبدیل ہو جاتا ہے، نئی برکات اور استحقاق اور اُن ذمہ داریوں کے ساتھ جنہیں وہ پہلے نہیں رکھتا تھا۔

گافن 51۔ یہاں وہ افسیوں 2 کی ابتدائیہ آیات کے لیے مفصل حوالے دیتا ہے۔ ویسٹ منسٹر کنفیوشن آف فیتھ باب 11 پیراگراف 1۔
ڈبلیو سی ایف باب 14، پیراگراف 2۔

ایسا ہی بپتسمہ کے وقت رونما ہوتا۔ وہ ایک جو بپتسمہ حاصل کرتا ہے وہ تاریکی کی بادشاہی سے نکل کو نور کی بادشاہی میں تبدیل ہو جاتا ہے، آدم سے مسیح میں تبدیل ہو جاتا ہے، اور اُسے نئے استحقاق، برکات اور ذمہ داریاں دی جاتی ہیں جنہیں وہ پہلے نہیں رکھتا۔
گافن کی تعلیم بھی رومن کیتھولک کلیسیا کے قانون کے ساتھ خوفناک حد تک مطابقت رکھتی ہے۔ روم بھی یہیں سکھاتا ہے کہ بپتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ اتحاد نجات کا رستہ ہے، کفارے کا ذریعہ ہے، اور یہ اُس کی مزمت کرتا ہے جو اس کے علاوہ سکھاتے ہیں۔ روم سکھاتا ہے کہ بپتسمہ کے نشانات موت سے

زندگی کے تغیر کے ہیں، اور یہ بپتسمہ مسیح کے ساتھ اتحاد پر اثر انداز ہوتا ہے، ''انسان کی کدا کے ساتھ مستقل شراکت''۔روم سکھاتا ہے کہ واجبیت ''مسیح کے فرمان کے مطابق موثر نہیں ہوسکتا ماسوائے نئے سرے سے پیدا ہونے کے چشمے کے، یہ کہ، پانی سے بپتسمہ حاصل کرنے سے۔کچھ کہتے ہیں کہ بپتسمہ پاکیزگی عطا کرتا ہے، اور واجبیت اور پاکیزگی کے درمیان کوئی امتیاز نہیں ہوسکتا۔ویٹیکن اُن کی مزمت کرتے ہیں جو ایسے امتیاز کو سکھاتے ہیں۔روم سکھاتا ہے کہ بپتسمہ کے وقت ''پہلی واجبیت'' کے ساتھ ساتھ ''حتمی واجبیت'' جو آخری عدالت پر ہوتی ہے جس میں ایماندار آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اُن کی بنیاد اُن کے اور مسیح کے کاموں پر ہوتی ہے۔روم یہ بھی سکھاتا ہے کہ لے پالک ہونا بپتسمہ کے وسیلہ مسیح میں اتحاد ہونے کے سبب ہوتا ہے۔

دوسرے، گافن مسیح کا خدا کے بچانے والے اعمال کو حاصل کرنے والا بناتا ہے جسے صرف گناہگاروں کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔اس شریان میں مسیح کی ''حالتِ جمود'' اور ایمانداروں کے ساتھ اُس کا ''استحکام'' ہے۔لیکن مسیح کفارہ دینے والے کو چھڑائے جانے کی ضرورت نہ تھی۔ہمارے گناہوں کے کفارہ کے لیے اُس کے اپنے کفارہ کی ضرورت نہیں تھی۔فضل بخشنے والا خدا فضل کے حتمی عمل کے ساتھ بدن میں آرہا ہے، جسے ''قہر سے فضل'' میں تبدیل ہونے کی ضرورت نہیں۔''

''موزروئے چارکی بات کرتا ہے''، مسیحی تجدید، 28 اپریل 2003

''کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں ''بپتسمہ (نیو یارک: رابرٹ ایپلٹن، 1907، 2003 آن لائن ایڈیشن /www.newadvent.org/ cathen

لڈوگ اوٹ، کیتھولک قانون کے اصول (روکفورڈ، الینس: ٹین بکس اینڈ پبلشر، 1974) 356۔

کیتھولک قانون کی اساس، 251۔

''کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں ''واجبیت''

کیتھولک قانون کی بنیاد، 251، 264۔

کیتھولک انسائیکلوپیڈیا میں ''مافوق الفطرت لے پالک ہونا''

گافن 65۔

بائبلی کفارہ (یونانی ایپالٹراسس) رہائی کی ادائیگی کی بات کرتی ہے۔بے گناہ مسیح کو اپنی خاطر کفارے کے لیے ادائیگی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔افسیوں 1:7 میں پولس رسول لکھتا ہے کہ یہ مسیح میں ایماندار ہیں جو اُس کے خون کے وسیلہ کفارے، گناہوں کی معافی کو اُس کے فضل کی بہتات کے مطابق رکھتے ہیں۔رومیوں 3: 24۔25 میں ہم پڑھتے ہیں کہ ''اُس کے فضل کے سبب سے اُس مخلصی کے وسیلہ سے جو مسیح یسوع میں ہے مفت راستباز ٹھہرائے۔اُسے خدا نے اُسکے خون کے باعث ایک ایسا کفارہ ٹھہرایا جو ایمان لانے سے فائدہ مند ہو۔'' بائبلی مخلصی کڑے طور پر مسیح کے خون کے وسیلہ خدا کے قہر کے بچنے کے لیے گناہوں کی معافی کے ساتھ منسلک ہے۔اس کا خود مسیح کے ساتھ قیاس کردہ مخلصی کیساتھ کوئی تعلق نہیں۔

اسی طرح، مسیح جو راستباز ہے اُسے گناہگاروں کے طور پر واجب ٹھہرائے جانے کی ضرورت نہیں جیساوہ کرتے ہیں۔یسوع کے راستباز ہونے کا اعلان ہو چکا تھا، اس لیے نہیں کہ کسی اور کی راستبازی اُس کے ساتھ منسوب کردی گئی تھی، بلکہ اس لیے کیونکہ وہی ایسا انسان تھا جو اپنی راستبازی کا مالک تھا۔اُس کی بے گناہ زندگی، کامل کفارہ، اور مردوں میں سے جی اُٹھنا اس حقیقت کو بیان کرتے ہیں۔گافن، اس کے مخالف ہے۔واجب ٹھہرائے جانے کے لیے اُس کی

تعلیم کی بنیادوسیع طور پر 1 تمتھیس 3:16 کی غلط تشریح پر ہے، جہاں ہم پڑھتے ہیں کہ مسیح ''روح میں راستباز'' ٹھہرا۔مخالف شرع کار،کلام کا کلام کے ساتھ موازنہ کرتے ہیں، یہ سمجھتے ہوئے کہ لفظ ''واجب ٹھہرائے جانے'' کا استعمال (ڈیکیو؟ اعلان کردہ راستبازی'') اس سے مختلف ہے جب اسے خدا کے بے گناہ بیٹے کے پرلاگو کیا جاتا ہے اُس کی نسبت جب اسے گناہگار انسان کے پرلاگو کیا جاتا ہے۔ اس کی حمایت میں وہ بہت سے اقتباسات کا حوالہ پیش کرتے ہیں جو انسان اور مسیح کے کام کے متعلق بائبل کے تعلیمی نظام کو ترتیب دیتے ہیں۔ اس اقتباسات میں متی 3:16 (جہاں روح مسیح کی الوہیت کی پرکھ کرتا ہے)، رومیوں 1:4 (جہاں روح کے مطابق قدرت کے ساتھ خدا کے بیٹے کا اعلان کیا گیا) اور بہت سے دیگر اقتباسات شامل ہیں، بہت سے یسعیاہ میں ہیں، جہاں مسیح کو پاک ہونے کے وعدہ کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، وہ ایک جسے جنات بھی پہچانتے تھے (مرقس 1: 24، لوقا 4:34)۔لیکن اسرائیل کی قوم نے انکار کیا (اعمال 3: 14)۔

کیونکہ یسوع مسیح اسرائیل کا مقدس ہے، اُسے واجب ٹھہرائے جانے یا اس کے بعد پاک صاف کیے جانے کی ضرورت نہیں تھی جیسے گناہگار کو ہوتی ہے۔ یسوع یوحنا، 17:19 میں کہتا ہے، ''اُن کی خاطر میں اپنے آپ کو مقدس کرتا ہوں، تا کہ وہ بھی سچائی کے وسیلہ مقدس کیے جائیں۔'' لیکن 17 آیت کے اس سیاق و اسباق میں: ''ایمان کے وسیلہ مقدس کیا جانا ہے۔ آپ کا کلام سائی ہے۔'' یہ خدا کے بیٹے کے جلالی ہونے کے سیاق و اسباق میں بھی ہے (1۔2 آیات)۔جیسے خداوند کہتا ہے کہ حزقی ایل نبی کے وسیلہ، ''میں اپنے بزرگ نام کی جو قوموں کے درمیان ناپاک کیا گیا جس کو تُم نے اُن کے درمیان ناپاک کیا تقدیس کرونگا تب وہ قومیں جانیں گی کہ میں ہی خداوند ہوں، خداوند فرماتا ہے'' (36:23)۔خدا کے بیٹے کا مقدس ہونا گناہگاروں کے مقدس ہونے کی مانند نہیں ہے۔ اسی لیے گناہگار مسیح کے ساتھ اُس کی تقدیس میں اتحاد کے وسیلہ مقدس نہیں بن سکتے۔ اسی طرح، خدا کے اکلوتے بیٹے کو لے پالک ہونے کی ضرورت نہیں تھی، یہ صرف اُن کو تھی جو خدا کے گھرانے سے بیگانہ ہیں اُنہیں لے پالک ہونے کی ضرورت تھی۔ لے پالک ہونے کے فائدے، فضل کے عدالتی تخت تک رسائی، خدا باپ کا رحم، حفاظت، مہیا کرنا، درستگی ، کفارہ کے دن کے لیے روح القدس کا مہر کرنا، یہ سب خدا کے تحفے ہیں جس کی گناہگاروں کو ضرورت ہے، نہ کہ اُس اکلوتے بیٹے کو۔

نجات کے لیے گافن کی تعلیم پہلے مسیحی کی نسبت یسوع کو تھوڑا اور کم کرتی ہے۔ رومیوں 6:1۔11 کی تفصیل میں، گافن نہ صرف شیفرڈ کی بپتسمہ کے وسیلہ مسیح کے ساتھ ''تجرباتی'' تعلیم کی آواز نہیں بنتا، بلکہ وہ مسیح کی شخصیت کی ناقص ذہنی گمان کو بھی بیان کرتا ہے۔وہ کہتا ہے کہ رومیوں 6:10 کا ''واضح الجھاؤ'' (''کیونکہ مسیح جو مُوا گناہ کے اعتبار سے ایک بار مُوا'')۔

کیا یہ اُس کے جی اُٹھنے کے بعد ہے (دیکھیے 9 آیت) مسیح گناہ کے لیے زندہ تھا۔ یہ آیت بیان کرتے ہوئے اس کی تصدیق کرتی ہے کہ موت (جو گناہ کو بیان کردہ ہے، دیکھیے 23 آیت) یہ مزید اُس پر حکمرانی نہیں کرتی۔ یہ اسی طرح دس آیت سے واضح ہے کہ اُس کی خدا کے لئے موجودہ زندگی (قیامت کے بعد) گناہ کے لیے اُس کی پہلی زندگی کے فرق میں امتیازی کردار رکھتی ہے۔مزید، اُس کی قیامت کا یہ پہلو، یہ کہ، گناہ کے لیے اُس کا مرنا اور مسیح کے لیے اُس کا زندگی بسر کرنا ایمانداروں کو گناہ میں اُن کے مرنے اور خدا کے لیے اُن کے زندگی بسر کرنے میں ایمانداروں کے تجربہ کے لیے نمونہ مہیا کرتا ہے۔

یہ کہنے کے لیے ایک ناقابلِ بیان چیز ہے کہ مسیح کبھی ''گناہ کے لیے زندہ'' تھا، کہ وہ ''گناہ کے لیے پہلی زندگی رکھتا'' تھا، یا یہاں ایسا وقت تھا، جیسے گافن اس مفہوم کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جب گناہ ''نے اُس پر حکمرانی کی''۔ یہ چیزیں اُن کی گفتگو کے بعد گناہگاروں کے لیے سچ ہیں، لیکن مسیح کے لیے کبھی سچ نہ تھیں۔ درحقیقت، کلام خود ایمانداروں کے گناہ کے لیے اُن کے زندہ رہنے کے طور پر کبھی بات نہیں کرتا ہے۔ ایماندار زندہ رہتے ہیں۔ ''وہ بے جا مداخلت اور گناہوں میں مردہ'' ہوتے ہیں (اُفسیوں 2:1 اور 5)۔

شیفرڈ، فضل کا بلاوہ، 101۔

گافن، 125۔اصل پر زور۔

تیسرے، یقینی لیکن کم نہیں، گافن کا نجات کا طریقہ کار کفارے کو بنا تا ہے جس کا انحصار مسیح کی کامل راستبازی کی بجائے کسی اور چیز پر ہے، ایک ایسی اجنبی راستبازی پر جسے اُن سے منسوب کیا جا تا ہے اُن میں انڈیلا نہیں جاتا جو انجیل پر یقین رکھتے ہیں۔ اس کی بجائے، گافن مسیح کے ساتھ، وجودگی، اور تجرباتی اتحاد کو "مستحکم حقیقت" کے ساتھ متبادل بنا تا ہے، جو مسیح اور گناہگاروں کو جذب کرنے والا ہے۔

ہماری نجات ایک قانونی معاملہ ہے، لیکن ویسا نہیں، جیسے گافن سکھا تا ہے۔ اس کی بجائے ہماری نجات عالمگیر مناسبت کے جزائی معاملہ کے متعلق ہے۔ بنی نوع انسان خدا کی عدالت کے سامنے قصوروار ٹھہرایا گیا ہے، اور وہ ابدی موت کی سزا کے حکم نیچے ہے۔ لیکن خدا کے اکلوتے بیٹے نے بے گناہی کو قائم کرنے کے طور پر گناہگاروں کے لیے موت کی سزا کی ادائیگی کر دی۔ پولس رسول کی تعلیمی تشریح، جو رومیوں 5 سے شروع ہوتی ہوئی 6 باب تک جاری رہتی ہے، وہ یہ نہیں کہ ایماندار "وجودی" یا "تجرباتی" طور پر مسیح کے ساتھ متحد ہیں، بلکہ قانونی طور پر ہیں۔ جیسے جان۔ ڈبلیو رونز لکھتا ہے، ایماندار قانونی طور پر مسیح کے ساتھ متحد ہیں، کیونکہ یسوع مسیح اپنے لوگوں کے لیے متبادل اور قانونی نمائندہ کار ہے۔۔۔ جو یسوع نے اپنی زندگی میں کیا، اُس کی موت، اور جی اُٹھنا ایمانداروں کے ساتھ منسوب ہوتا ہے، اگر وہ ایسا کر چکے ہیں، اور اُن کے گناہ اُس کے ساتھ منسوب ہوتے ہیں اگر وہ اُن کے لیے ایسا کر چکا ہے۔ ایماندار مسیح کے ساتھ "وجودی طور پر" یا "تجرباتی طور پر" نہیں مرتے، بلکہ قانونی طور پر مرتے ہیں۔ وہ مسیح کی کامل راستبازی کو "انسان کے اندر ہوتی ہے" اُس کے مالک نہیں ہوتے۔ مسیح کی راستبازی کو منسوب کیا جاتا ہے، انڈیلا نہیں جاتا۔ اُس کا عمل اور راستبازی قانونی ہیں، تجرباتی نہیں۔ اُن کے گناہ قانونی ہیں، تجرباتی نہیں۔ مسیح کا دُکھ برداشت کرنا اور موت ایمانداروں کے ساتھ منسوب کیے جاتے ہیں، ہم اپنے گناہوں کے لیے موت کی سزا سے آزاد ہوتے ہیں۔ یہ مسیح کے ساتھ "وجودگی" اور تجرباتی" کو تبدیل کرنے کے ساتھ ہوتا ہے اُن بائبلی تعلیمات کے ساتھ جسے عقلی اور قانونی اتحاد کہا جاتا ہے، گافن مکمل طور پر غیر بائبلی مواد کو ایجاد کر چکا ہے۔ افسوس کے ساتھ، وہ اپنے مستقبل کے پاسٹروں کو کم از کم تین دیہائیوں سے اس خلاف شرع لغویات میں تربیت کر چکا ہے۔

جان ڈبلیو۔ رونز، "مسیح میں"، تثلیثی نظر ثانی، ستمبر 2004،

www.trinityfoundation.org/PDF/235-InChrist.pdf.

گافن کے "نئے ظاہری تناسب" کے زیر اثر کوتاہیاں۔

کوئی ایک غلط آغاز کے بغیر ایسے خلاف شرع نظریات پر نہیں پہنچ سکتا۔ رچرڈ گافن کی تعلیمات کے نیچے کونسی سی غلطیاں پائی جاتی ہیں؟ کونسی چیز اُسے نجات کی راہ کے لیے دوبارہ سے بیان کردہ غیر بائبلی اور کلام کی اصطلاحات کی طرف راہنمائی کرتی ہے؟ قیامت اور کفارے کا پہلے حصے کا موضوع "میتھو ڈولوجیکل کنسڈ ریشن" ہے، اور یہ بنیادی طور پر گافن کی کلام تک رسائی کے ساتھ برتاو کرتا ہے۔ یہاں ہم تین نیچے دئے گئے مسائل کو پائیں گے جو بقیہ کتاب کے ذریعہ گافن کے کلام کے ساتھ برتاو کرنے میں رنگ بھرے گا۔

پہلی حقیقت گافن کی "بائبلی الٰہیات" (جو در حقیقت پوسٹ ماڈرن کا موزوں الٰہیاتی نظم وضبط کے ساتھ اسے بناوٹی بناتا ہے) کو با اصول الٰہیات پر فوقیت کو منسوب کرنے کے لیے پابندی یا عہد کرتا ہے۔ بائبلی الٰہیات کی تحریک، کو ریفارمڈ کے گرد و پیش میں تاریخی کفارہ کی تحریک کے طور پر بھی جانا جاتا تھا، جس

میں بہت سے او پی سی اور ویسٹ منسٹر یمری کے ساتھ چپکے ہوئے تھے، اور یہاں تک قدامت پسندوں کے ساتھ۔

بائبل کی الہیات کا شرعی نظم وضبط بائبل کو اس کے آنے کے طور پر، کتاب بہ کتاب، باب بہ باب، آیت بہ آیت کے طور پر لیتی ہے۔ بائبلی الہیات کے مطالعہ کا نتیجہ بائبل کی ہر ایک کتاب کو سمجھنے کے ساتھ ہوتا ہے جس میں اس الہیات اور انسانی ترتیب، ادبی قسم (تاریخ، شاعری، وغیرہ) علامات کا استعمال، آوٹ لائن، اہم پیغامات، دیگر شرعی کتابوں کے ساتھ تعلق، اور مزید اس طرح کی چیزیں شامل ہیں۔ با اصول الہتا کا شرعی نظم وضبط بائبل کے نمونے پر دکھائی دیتا ہے، جو اکٹھا کرنے اور منظم کرنے کیساتھ ہے، نہ کہ وہی مزاج کے ساتھ، لیکن تشریح کرنے کے پختہ اصولوں کے مطابق، تمام اقتباسات خاص سوال کے ساتھ نسبت رکھتے ہیں۔ سارا کلام خدا کی فطرت کے بارے کیا کہتا ہے؟ سارا کلام خود کلام کی فطرت کے بارے کیا کہتا ہے؟ سارا کلام نجات کی راہ کے بارے کیا کہتا ہے۔ سارا کلام عہدوں کے بارے کیا کہتا ہے؟ کیسے یہ تعلیمات بتدریج عیاں ہوئیں؟ با اصول الہیات، جس کی شرعی طور پر مداوات ہوئی، یہ کلام پر کوئی نظام لاگو کرنے کے لیے مجبور نہیں کرتی بلکہ تعلیم کے مظام کو سمجھنے اور جوڑنے کی تلاش کرتی ہے جس کا کلام پہلے سے ہی حامل ہے۔

بائبلی الہیاتی تحریک کے گڑھوں پر اضافی بحث کے لیے مسیحیت اور ریوبرل ازم کے باب نمبر آٹھ کو دیکھیے۔

دونوں بائبلی الہیات اور با اصول الہیات کلام کی مناسب رسائی کا تقاضا کرتی ہیں۔ یہ اپروچ بہت سی حقیقتوں کی پہچان کراتی ہے جو کلام ہمیں اپنے بارے بتاتا ہے:

''خدا روح القدس کتاب کے ہر لفظ کا مصنف ہے، اور اُس نے بغیر کسی غلطی کے اپنے اوزاروں کے طور پر انسانی مصنفین استعمال کیا۔''

''بائبل، الٰہی کتاب کے طور پر، اسی لیے غلطیوں سے پاک اور باطنی طور پر ابتداء سے آخر تک با اصول ہے۔''

''بائبل، صرف الٰہی کتاب کے طور پر، اسی لیے اپنی غلطیوں سے مبرا تشریح کردہ ہے۔''

انسانوں کی روایات اور الفاظ ایسے نہیں ہیں۔

''خدا کا کلام قابل فہم ہے۔ خدا نے بنی نوع انسان کے ساتھ وسیع پیمانے پر سچائی کے ساتھ روابط رکھنے کا ارادہ کیا، اور اپنے کلام اور روح القدس کے وسیلہ کلام کو بیان کرنے سے اپنی کلیسیا کو تعلیم دی۔

'' خدا نے ملتے جلتے یا بلواسطہ انداز کے ساتھ رابطہ نہیں رکھتا۔ وہ اپنے ذاتی خیالات کے ساتھ براہ راست رابطہ رکھتا ہے۔ انسان خدا کے خیالات کی ایسی براہ راست بات چیت کو سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ خدا کی صورت پر پیدا کیا گیا ہے۔

کلام تک رسائی جو ان حقیقتوں کی پہچان کرتی ہے خدا کی اطاعت کا تقاضا کرتی ہے، کتاب کی اطاعت کے انداز کے ساتھ۔

اس کے فرق میں، جدید بائبلی الہیاتی تحریک بائبل کو ''جیسے یہ آتی ہے'' کے طور پر نہیں لیتی، نہ ہی یہ ان پانچ اصولوں کے ساتھ وفاداری کے ساتھ چپکی رہتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر، یہ کلام سے ایک نقلی نظام کو بناتی ہے، در اصل بہت سے نظاموں کو۔ بائبلی الہیاتی تحریک کے خطرناک اصولوں میں سے ایک ہے یہ ہے کہ اس کا مرکز نگاہ ''صیغہ جمع میں الہیاتوں'' کا مطالعہ، ''موسیٰ کی الہیات''، ''داؤد کی الہیات''، یسعیاہ، متی، پولس، یعقوب اور مزید اس طرح کی الہیات کا مطالعہ شامل ہے۔ تاہم، ہم رچرڈ گافن، این۔ ٹی۔ رائٹ، اور فیڈرل وزیٹر ز کی تحریروں، ''پولس کی الہیات'' کے مطالعوں کو بقیہ کلام میں رکھتے ہیں۔ یہ [سچائی'' کے پوسٹ ماڈرن تصور کا مذہبی تعلیمی عکس ہے جسے ''تاریخی تشریحی کیمونٹی'' کے ساتھ انفرادی طور پر کام کرنے کی پیداوار کے طور پر استعمال کیا گیا ہے۔ یہ سراسر فطرتی طور پر جھوٹے نظریے کی طرف راہنمائی کرتی ہے کہ پولس کی ''سچائی'' یعقوب، یا متی یا یوحنا یا یہاں تک یسوع سے مختلف ہو

سکتی ہے۔

جدید بائبلی الٰہیاتی تحریک کا ساتھی خطرہ یہ ہے کہ یہ سارے کلام کی روح القدس کی بنیادی اور کشادہ مصنفانہ ہونے کی تعلیم کو خارج کرتی ہے۔ اگر چہ تحریک کے محرک اِس سے انکاری ہیں، کلام کے ساتھ اُن کا برتاو ہمیشہ یہ بیان کرتا ہے کہ الٰہی کی بجائے انسانی مصنفانہ پن اُن کی بنیادی توجہ بن چکی ہے اور اور بائبل مصنفین کا بنیادی نظریہ جو اُن میں ''تاریخی تشریحی کمیونٹی کے طور پر'' کام کر رہا ہے۔

گافن نے 2005 میں ابرن ایونیو پاسٹرز کانفرنس پر لیکچر میں ان دونوں خطرات کو عیاں کیا۔

مجھے یہ کہتے ہوئے آغاز کرنے دیجیے کہ بائبلی الٰہیات کے وسیلہ جو میرے ذہن میں ہے وہ بائبل کے ہر مصنف کے مختلف طریقوں سے حصہ ڈالنے کی طرف توجہ مرکوز کرنا ہے، اُس کے فوری تاریخی حالات وواقعیات کی طرف توجہ دلانا، اور اُن کی تحریروں میں موقع کی مناسبت سے کردار کو لیتے ہوئے اُنہیں شامل کرنا، خاص طور پر پولس کے معاملہ میں ایسا کرنا ضروری ہے۔ اور میں یہاں لفظ ''کبھی کبھی'' کو اس سمجھ میں استعمال کر رہا ہوں تا کہ بہت سارے اگر سب کے سب نہ ہوں اِس سے آگاہ ہوں، یہ کہ، یہ تحریریں خاص گروہوں یا خاص حالات میں افراد سے مخاطب ہیں جن کا تعلق فکروں یا مسائل کے ساتھ ہے۔

یہ گافن کی سوچ کا عکس ہے جب وہ اپنے بیان کردہ طریقہ کار میں اس حصے کے ساتھ قیامت اور کفارے کو کھول کر بیان کرتا ہے:

پولس کے ماہر الٰہیات کے طور پر اپروچ کا مطلب ہے کوئی انسائیکلو پیڈک (یہ کہ، کشادہ ساخت یا امتیازات کا سیٹ ایسی اجازت دے کہ وہ ایسی صورتِ حال پیدا کرے جس میں اُس کی تعلیم کے خطوط میں پائے جانے والے اصول اُن بہت سے سیاق وسباق کے ساتھ مطابقت نہ رکھتے ہوں جن میں بعد ازاں نے اُس کی تعلیمات کے بہت بہت سخت محنت کی ہو) نہ ہو۔

اِس بیان کو کھولتے ہوئے کلام کی تحریک اور تعلیم کے نظام کا عیب دار نظریہ آشکارہ ہوتا ہے جو اسے ترتیب دیتا ہے۔ گافن اس باپ پر زور دیتا ہے کہ

رچرڈ بی۔ گافن ''پولس کا ظاہری تناسب'' رسول اور اس کی الٰہیات'' ابرن ایونیو پاسٹرز کانفرنس، سیشن 2، 3 جنوری 2005۔ ویڈیو لیکچر سے نقل کردہ۔ شامل کردہ تاکید۔ گافن، قیامت اور کفارہ، 26، شامل کردہ تاکید۔

پولس کے وسیلہ ہمیں دی جانے والی تعلیمات قابلِ رسائی نہیں ہیں، پہلے اور نمایاں طور پر، جیسے کہ تعلیم کے افضل نظام اور مضبوط کامل حصوں کیطور پر، جنہیں ایک الٰہی مصنف کے وسیلہ سارے کلام کے ساتھ کشادہ اور ترکیب (''انسائیکلو پیڈک'') کے طور پر آشکارہ کیا گیا۔ اِس کی بجائے، گافن کے نظریہ میں، ہم پولس کی تحریروں پر فرق طور پر رسائی پاتے ہیں۔ ''انسائیکلو پیڈک'' سوچ بچار پولس اور اُس کی تشریح کردوں کے مابین لگا تار ''خرابی ڈالنے کی اجازت نہیں دیتا۔ پولس کے خطوط میں تسلسل اور بقیہ کلام میں تسلسل کا پایا جانا پولس کی تحریروں اور بعد میں آنے والی کلیسیائی تشریح کے درمیان تسلسل کی نسبت کم اہمیت کا حامل ہے۔ گافن کے نظریہ میں، بائبل کی تعلیم کلیسیا کی بعد میں آنے والی تاریخ میں قائم رہنا جاری رہتی ہے اس کی وجہ اس کا ''تسلسل'' ہے۔ اور اس لیے ہم شیفرڈ اور گافن کے مقصد ''الٰہیات میں ترقی'' کی بنیاد کو رکھتے ہیں۔ یہ پوری طرح سے پوسٹ ماڈرن ہے۔ لیکن یہاں اس سے بڑھ کر ہے۔

گافن کی الٰہیات کی اثر ڈالنے والی دوسری اور تیسری حقیقتیں آپس میں تعلق پیدا کرنے والی ہیں: کلام کے قابلِ فہم ہونے سے اُس کا انکار، اور اس اصول کو رد کرنا کہ کلام اپنا خود تشریح کار ہے شامل ہیں۔

یہ حقیقتیں بائبلی الٰہیات کی تحریک کے تیسرے خطرے سے پیدا ہوتی ہیں جن میں گافن راہنما ہے۔ یہ تحریکوں کا اصرار ہے جس میں مکاشفہ واقعیات پر نہ کہ کسی اصول پر انحصار کرتا ہے۔ گافن اور دوسروں کے لیے، کلام کہانیوں یا تذکروں پر منحصر ہے، نہ کہ کسی سسٹمٹک تعلیم پر۔ یہ بہت زیادہ خطرناک ہے،

کیونکہ۔ بائبلی الٰہیاتی تحریک کے محرک یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ وہ ''تشریحی'' اور کفارہ کے واقعیات'' میں شامل ہونے کا حق رکھتے ہیں، جیسے وہ (دعویٰ کرتے ہیں) نئے عہدنامے کے مصنفین نے اُن کی ''تشریح'' کی۔گافن، گرین ہارڈس وز کا حوالہ پیش کرتے ہوئے، کہتا ہے کہ ''پولس مسیحیت کے مواد پر کام کرنے والا سب سے بڑا ذہین قدامت پسند ذہن رکھنے والا تھا'' ۔''مسیحی مواد'' کیا ہے؟ گافن، وز، اور اِس مکتبہ فکر کے دوسرے لوگوں کے لیے، یہ مواد واقعیات ہیں۔ اور گافن کے مطابق، کیسے ہم ان واقعیات کو بیان کرتے ہیں؟ وہ ایسا کہتا ہے:

شرع دار، ہر تہذیب اور عارضی اختلاف، اِس اصول کا قائم رہنا، بالکل اُسی حالت میں جیسے نئے عہدنامے کے مصنفین، جو اسی لیے پولس کے ساتھ (اور دوسرے خطوط تحریر کرنیوالوں کے ساتھ) شامل ہیں وہ سب مشترکہ کارِ عظیم کو رکھتے ہیں۔

گافن، 23۔

گافن، 19۔

اِس بیان کو وسعت دیتے ہوئے، گافن امتیازی شماریات کے ساتھ تشریح کو استعمال کرتا ہے:

کفارہ کے واقعیات کسی کام کو تشکیل دیتے ہیں، نئے عہدنامے کی تصدیق و تشریح اس کی پہلی نسب ہے اور بعد میں آنے والی کلیسیا کی تشریح اس کا دوسرا اخذ کردہ ہے۔ پہلے سے لیکر، بے خطا زبانی مکاشفہ (کلام) جسے خدا بنیادی مصنف کے طور پر رکھتا ہے، اُس کی بنیاد بعد میں ہوتی ہے۔لیکن دونوں، اخذ کرنے کے طور پر، مشترکہ تشریحی حوالہ جات رکھتے ہیں، بلاشبہ، ایسا کہا گیا ہوں کہ۔۔۔ الف؟ ''الف؟ کے بالاتر جاتا ہے اُس کی تلاش کرتے ہوئے جو بعد میں اس خاکے کو زیادہ صاف بنادیتا ہے۔

اِن بیانات کو افشاں کرتے ہوئے، ہم گافن کو ایسا کہتے ہوئے پاتے ہیں کہ ''مسیحیت کا نقطہ آغاز'' (مواد) ''کفارہ کے واقعیات'' پر منحصر ہے۔ پولس، پطرس، یعقوب کی تحریریں جو نئے عہدنامے میں ہیں یہ اُن واقعیات کی ''پہلی اخذ کردہ'' تشریحات ہیں، یہ مکاشفاتی واقعیات نہیں ہیں، بلکہ اُن کی ''تشریحات'' ہیں۔ تبصرے، مشاورت، عقائد اور کلیسیا کے اعترافات جو موجودہ دور کے پوسٹ اپاسٹلک ہیں یہ ''دوسرے اخذ کردہ'' ہیں، ایسی تشریحات جن کی بنیاد بھی ''کفارہ کے واقعیات'' پر ہے اور اس کے ساتھ ساتھ نئے عہدنامے کے مصنفین کی ''تشریحات'' پر ہیں۔ گافن تاہم خداوند سے آنے والے مستند کلام کو تبدیل کرتا ہے اُن سب ''تشریحات''] کے ساتھ جسے وہ پیش کرتا ہے۔ یہ سب تاریخی کفارہ کے واقعیات کے لیے مشترکہ حوالہ جات رکھتے ہیں، جسے وہ حقیقی ''مکاشفہ'' کے ساتھ منسوب کرتے ہیں۔ یہ اُن واقعیات کی ''تشریح'' کے ساتھ شروع ہوتے ہیں جو پولس اور نئے عہدنامے کے دیگر مصنفین کی جانب سے تھے، اور یہ موجودہ دور کی کلیسیا کی تشریحات کیطور پر جاری رہتے ہیں۔ گافن کے مطابق، آج کی کلیسیا کے لوگ، پولس اور کلام کے دوسرے مصنفین کے ساتھ ''مشترکہ تشریحی کارِ عظیم میں مبتلا ہیں۔

گافن، 24۔

گافن، 25۔ اصل میں اٹیلک۔

رچرڈ ایل۔ پرٹ، اور لینڈ، فلورڈا کی ریفارمڈ الٰہیاتی سیمنری میں پُرانے عہدنامے کے ڈیپارٹمنٹ کا چیرمین اور سابقہ ویسٹ منسٹر کا طالب علم، یہ خیال اُس کی کہانی کا ہے کہ، اُس نے ہمیں کہانیاں دیں (فلپس برگ، نیو جرسی: پی اینڈ آر پبلشنگ، 1993)۔ پریٹ پُرانے عہدنامے کو کہانیوں کے وسیع طور پر انبار کے طور پر دیکھتا ہے اور اُسے آگے بڑھاتا ہے جسے وہ بائبلی تشریح کا ''بااختیار بات چیت کا ماڈل'' کہتا ہے جو اُس سے کم ہے ''جیسے کہ ایک لیکچر جس

میں ہم سادہ طرح عبارت کو سمجھتے ہیں اور زیادہ تر کلاس روم کے مباحثے کی مانند جہاں دونوں ہم اور کلام آخری نتیجے کے لیے اپنا اپنا حصہ ڈالتے ہیں'' (23، خاص تاکید)۔ ورن ایس۔ پوئے تھرس اور جان الیف۔ فریم بھی اس اپروچ کی اپنی بائبلی کی تشریح کے ظاہری تناسب'' میں گونج پیدا کرتے ہیں، جسے ہم تفصیل کے ساتھ آٹھ باب میں بات چیت کریں گے۔

گافن، 28۔

نیو آرتھوڈکس ماہرِ الٰہیات کی جانب سے استعمال کیا جانے والا جملہ جو اس خیال کے لیے تھا وہ سٹز ام لیبن (صورتِ حال یا زندگی کی ترتیب) کے لیے تھا۔ گافن اس فقرے سے پرہیز کرتا ہے لیکن اس خیال کے لیے اسے بنیادی بناتا ہے۔

اس سوچ میں جس چیز کی بہت شدت سے کمی ہے وہ کلام کی زبانی، غیر محدود الہامی تعلیم کے لیے تاہل اعتبار پابندی ہے۔ رچرڈ گافن اس کے لیے ہونٹوں کی خدمت کو استعمال کرتا ہے، لیکن وہ عملی طور پر اس سے انکار ہے۔ اُس کے نظریہ میں، کلام ''تشریحی'' ہے۔ یہ اپنے اندر مکاشفہ نہیں ہے، بلکہ مکاشفہ سے ایک قدم پہلے مٹادیتا ہے۔

لیکن پولس رسول اور کلام کے دوسرے مصنفین واقعیات کی ''تشریح'' کرنے والے نہیں تھے، وہ روح القدس کے لیے قلم کار تھے۔ جو پولس نے لکھا وہ ''مکاشفہ'' کی ''تشریح'' نہیں تھی جس کا انحصار ''کفارہ کے واقعیات'' پر ہو۔ جو پولس اور کلام کے دوسرے مصنفین نے لکھا وہ مکاشفہ ہے (2 پطرس 1:20۔21، 2 تیمتھیس 3: 14۔17)۔ گافن کی سوچ کی سمت اُسے پولس کی تحریروں کی تشریح میں پائی جانے والی مشکلات کے تصور کی طرف راہنمائی کرتی ہیں:

تشریح کے لیے حقیقی مشکل اس حقیقت میں پائی جاتی ہے کہ پولس کی تحریروں میں ہم قدامت پسند ذہین سوچنے والے کا سامنا کرتے ہیں، لیکن محض جیسے وہ اپنے آپ کو خاص حالات اور سوالات کی طرف ہدایت کرتا ہے، وہ محض اپنے آپ کو ''کبھی کبھار'' کے انداز میں بیان کرتا ہے۔

دوسرے الفاظ میں، گافن یہ دلیل پیش کر رہا ہے کہ پولس خود بائبلی مکاشفہ کے یک رنگ نظریہ کے لیے زیادہ پابند نہیں ہے۔ گافن کے لیے، پولس کی ''الٰہیات'' واقعی پولس سے منسوب کردہ حالاتی ''واقعیات کی تشریح'' ہے۔ اس کی وجہ سے، گافن اصرار کرتا ہے کہ پولس اپنی ذاتی تحریروں کے سیاق و اسباق کے ساتھ با اصول ہے، اور ''وہ اپنے آپ کی راہنمائی خاص حالات اور سوالات کی طرف کرتا ہے۔'' گافن جاری رکھتا ہے:

مختصر یہ کہ، پولس کو سمجھنے میں اصل مسئلہ یہ ہے کہ وہ ایک ماہرِ الٰہیات محتاط اور با اصول مفکر ہے، جس تک رسائی محض پاسٹرل خطوط کے ساتھ اور واعظوں کے ریکارڈ کے وسیلہ سے ہے۔ اُس کی تحریریں ظاہری طور پر تعلیمی صیغہ نہیں ہیں، بلکہ نہ ہی وہ غیر متعلقہ انواع پر مشتمل ہیں، اور نہ ہی تصورات کی غیر اصولی بڑھوتری پر مشتمل ہیں۔ وہ ایک خیال کے خاکے کا عکس پیش کرتی ہیں۔ پولس کے خطوط ہو سکتا ہے موزوں طریقے سے اُن کا موازنہ آئس برگ کے قابل دید حصے کے ساتھ کیا جائے۔ جو محض سطح کے اوپر ہے وہی ہے لیکن ایک چھوٹا ٹکڑا ڈوبا رہتا ہے۔ اس سارے جھوٹ کے بچی مقدار سطح کے پیچھے پوشیدہ ہے۔ وہ نقش و نگار جنہیں پہلی نظر میں دیکھا جا سکتا ہے وہ بھی فریب کن ثابت ہوتے ہیں۔

بائبل کی تشریح میں گافن کی اپروچ، جب سے نئے عہد کی تحریروں کو ضبطِ قلم کیا گیا یہ محض ''مسیحی مواد'' کی ''تشریح'' ہیں، اور یہ خود مواد نہیں ہے، انسانی مصنفانہ پن اس کا بنیادی قیاس ہے۔ گافن اپنے مفروضے سے بشکل طور پر اس کے فروغ پانے کے ساتھ اسے منسوب کرتا ہے کہ ہم پولس کی الٰہیات کا محض آئس برگ کی نوک کو رکھتے ہیں۔ بائبل کے صفحات ہمیں محض کام کرنے کی معلومات دیتے ہیں، اس کے علاوہ، گافن جاری رکھتا ہے، کہ پولس کی تحریریں ''ظاہری طور پر تعلیمی صحیفہ نہیں ہیں'' (ایک حیران کن اور ناقابل سہارا دعویٰ) وہ کہتا ہے کہ اگر چہ وہ ایسا کرتے ہیں، کہ وہ ''خاکے'' کا عکس پیش کرتے ہیں، لیکن گافن کے مطابق، ہم اُس خاکے کا بہت کچھ رکھتے ہیں۔ آئس برگ کی نوک۔ اسی لیے، وہ دعویٰ سے کہتا ہے کہ، پولس کی تحریریں جنہیں ہم بائبل میں

رکھتے ہیں" وہ فریبی ثابت ہوتی" ہیں۔

یہ عمیق طور پر الجھن پیدا کرنے والا دعویٰ ہے۔یہاں انسانیت کے لیے خدا کے مقصد میں ایسا خیال نہیں پایا جاتا،کلام کے صفحات میں، محض جس چیز کو وہ ہمیں رکھنے کا ارادہ کرتا ہے،وہی ہوتا ہے نہ اُس سے بڑھ کر اور نہ اُس سے کم۔ہم جانتے ہیں کہ یہاں اور زیادہ مواد ہے، کیونکہ کلام خود ہمیں ایسا بتاتا ہے (یوحنا 20:30، 21:25)۔" لیکن یہاں لکھا ہے"، روح القدس یوحنا کے وسیلہ کہتا ہے،" کہ تُم ایمان لاؤ کہ یسوع ہی خدا کا بیٹا مسیح ہے اور ایمان لا کر اُس کے نام سے زندگی پاؤ۔" (20:31)۔

گافن، 28۔غور کیجیے کہ کلام کی شفافیت پر ریفارمیشن کا زور گافن کے تشریحی طریقہ کار میں کوئی کردار ادا نہیں کرتا۔

خدا ہمیں وہ سب کچھ دے چکا ہے جس کی ہمیں ضرورت ہے، اور وہ ہمیں اپنے اوپر ایمان رکھنے کے لیے بُلاتا ہے۔

اگر ہم رچرڈ گافن پر یقین کرتے ہیں،تو مسیحی پولس کے خطوط کو سمجھنے کے لیے خدا کی طرف سے پوری طرح لیس نہیں ہیں۔رسول کی تحریروں کی واضح سمجھ کافی نہیں ہے، ناقابلِ فہم نہیں ہے، اور" شاید دھوکہ دہی کو ثابت" کرتی ہے کیونکہ ہم پولس کے خیال کی محض" آئس برگ نوک" کو رکھتے ہیں۔پولس کی تحریریں ماہرانہ مدد کے بغیر ادراک سے بالاتر ہیں۔اور ماہرین کون ہیں جو لیس نہ ہونے والے مسیحیوں کی راہنمائی کریں گے اُس تشریح کے ساتھ جسے آشکارہ کیا گیا ہے؟ کون پولس کی" الٰہیات" کو اُن کے لیے بیان کرے گا جسے ان دیکھی آئس برگ کی نوک کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے، اُس پوشیدہ حصے کے ساتھ جو پولس کی تحریروں کی تشریحات کو منظم کرتا ہے جنہیں ہم اپنے ہاتھوں میں رکھتے ہیں؟ رچرڈ گافن کے مطابق ہمیں نورمان شیفرڈ اور خود اُس کی مانند نیو لبرک الٰہیات پر انحصار کرنا ہے، جن کا تشریحی طریقہ کار پہلے سے ہی الہام، بااصول فطرت اور کلام کے ناقابلِ فہم ہونے کے ساتھ عیب دار نظریات کے ساتھ آشکارہ کیا گیا۔اگر ہم شیفرڈ، گافن پر انحصار کرتے ہیں،تو ہم اپنی روحوں کے اندیشہ کے لیے ایسا کرتے ہیں،کلام کی صراحت سے انکار کرتے ہوئے، گافن یہاں نئی کہانت کے لیے بنیاد رکھتا ہے، ایک تعلیمی ماہرِ الٰہیات کے لیے، اور اُس سب کے لیے جس کی طرف کا ہنانہ ہنر اشارہ کرتا ہے۔

کچھ پیراگراف کے بعد گافن اپنے ہونٹوں کی خدمت انجام دیتا ہے اس اصول کے تحت کہ کلام" اپنی الٰہی خوبی کے ساتھ خود تشریح کار ہے"۔لیکن وہ ایسا صرف اس اصول سے انکار کرنے کے بعد کرتا ہے جسے وہ ایسے کہتا ہے کہ ہم بائبلی عبارت میں بہت کم ہیں،جس کی ہمیں پولس کے خطوط کی تشریح کرنے کے لیے زیادہ ضرورت ہے۔

اس مشکوک ابتدائیہ نقطے سے رچرڈ گافن اپنی بقیہ کتاب کو لکھتا ہے، جو کچھ قدامت پسند دائروں میں پسند کی جاتی ہے ایک ایسی معیاری صحیفہ کے طور پر کہ کیسے گناہگار نجات یافتہ بنتے ہیں۔

گافن کے دعووں کے فرق میں نشاندہی کرتے ہوئے، زبور نویس لکھتا ہے،" تیری باتوں کی تشریح نور بخشتی ہے وہ سادہ دلوں کو عقلمند بناتی ہے" (زبور 119:130)۔پولس خود روح القدس کے وسیلہ لکھتا ہے،" ہر ایک صحیفہ جو خدا کے الہام سے ہے تعلیم اور الزام اور اصلاح اور راستبازی میں تربیت کرنے کے لیے فائدہ مند بھی ہے۔تاکہ مردِ خدا کامل بنے اور ہر ایک نیک کام کے لیے بالکل تیار ہو جائے۔" (2 تیمتھیس 3:16۔17)۔گافن کے طریقہ کار کے فرق میں روح القدس کہتا ہے،" خدا کا ہر ایک سخن پاک ہے، وہ اُنکی سپر ہے جن کا توکل اُس پر ہے تو اُس کے کلام میں کچھ نہ بڑھانا مبادا وہ تجھکو تنبیہ کرے اور تو جھوٹا ٹھہرے" (امثال 30:5۔6)۔

پھر گافن پولس رسول کو بیان کرتا ہے:" اُس کی تحریر اور تعلیمات جس کا ہم غیر معمولی قدامت پسند ذہن کے ساتھ سامنا کرتے ہیں اور ایسا ترکیبی سوچ کے لیے غیر متواری حیثیت کے ساتھ ہوتا۔لیکن خود رسول اس نظریہ کے لیے کہتا ہے کہ اُس کے الفاظ رسائی سے بالاتر اور ناقابلِ فہم ہیں ماسوائے الٰہیاتی طور پر

ابتدا کے۔ وہ کرنتھس کی کلیسیا سے کہتا ہے کہ وہ اُن کے لیے آیا، ''کلام کی حکمت سے نہیں تا کہ مسیح کی صلیب بے تاثیر نہ ہو'' (1 کرنتھیوں 1: 17)۔ درحقیقت، پولس اس پر زور دینے کے لیے محتاط ہوتا ہے کہ اُس کے الفاظ محض اُس کے اپنے نہیں ہیں۔ یوحنا 7: 16۔ 17 میں یہاں تک کہ خود یسوع بالکل ایسا ہی کہتا ہے: ''میری تعلیم میری نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کی ہے۔ اگر کوئی اُس کی مرضی پر چلنا چاہے تو وہ اس تعلیم کی بابت جان جائے گا کہ خدا کی طرف سے ہے یا میں اپنی طرف سے کہتا ہوں۔'' پولس رسول کے لیے پہلی اور سب سے بڑی فکر انسان کے مصنف ہونے کے لیے نہیں، نہ ہی ''پولس کی الٰہیات'' کے لیے ہے، بلکہ روح القدس کی جانب سے اُس کے الہامی کلام کے لیے ہے۔

گافن، 30

''مگر ہم نے نہ دُنیا کی روح بلکہ وہ روح پایا جو خدا کی طرف سے ہے تا کہ اُن باتوں کو جانیں جو خدا نے ہمیں عنایت کی ہیں۔ اور ہم اُن باتوں کو اُن الفاظ میں نہیں بیان کرتے جو انسانی حکمت نے ہم کو سکھائے ہوں بلکہ اُن الفاظ میں جو روح نے سکھائے ہیں اور روحانی باتوں کا روحانی باتوں سے مقابلہ کرتے ہیں۔ مگر نفسانی آدمی خدا کے روح کی باتیں قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُس کے نزدیک بیوقوفی کی باتیں ہیں اور وہ اُنہیں سمجھ سکتا ہے کیونکہ وہ روحانہ طور پر پرکھی جاتی ہیں۔ لیکن روحانی شخص سب باتوں کو پرکھ لیتا ہے مگر خود کسی سے پرکھا نہیں جاتا۔ خداوند کی عقل کو کس نے جانا کہ اُس کو تعلیم دے سکے؟ مگر ہم میں مسیح کی عقل ہے (1 کرنتھیوں 2: 12۔ 16)۔

رچرڈ گافن کی الٰہیات آرتھوڈکسی کی زبان میں آرام دہ ہے، لیکن وہ ایسے طریقہ کار کو کرتا ہے جو بائبل کے پُختہ تشریحی بنیادی اصولوں کو بے حرمت کرتا ہے۔ اس ریزہ ریزہ ہونے والی بنیاد پر گافن بناوٹی مسیح کے ساتھ وجودی استحکام کے وسیلہ بناوٹی نجات کو قائم کرتا ہے۔ جبکہ بُلند و بالا مسیح کے لیے مشابہ پانے کے ساتھ، اُس کی الٰہیات درحقیقت خدا کے بیٹے کو بے آبرو کرتی ہے۔ گافن مسیح کا روپ اُتارتا ہے جو لاویوں کے کاہنِ اعظم سے بڑھ کر نہیں، جنہوں نے بار بار اپنے لیے اور اس کے ساتھ ساتھ لوگوں کے لیے لہو کی قُربانی نذر چڑھائی (عبرانیوں 9: 6۔ 7، 23۔ 27)۔ یہ وہ تھے جنہیں ضرورت تھی اور جنہوں نے کفارہ، واجبیت، راستبازی اور لے پالک ہونے کو قبول کیا لیکن مسیح کو نہیں۔ اگر گافن کا مسیح کا روپ اُتارنا اور نجات حقیقت تھی، تو ریفارمیشن مسیحیت کو ایک یادگار جھوٹ ہونا تھا۔

2013 کرسچن ورلڈویو ایسے کونٹسٹ

2013 کرسچن ورلڈویو ایسے کونٹسٹ کے فاتحین کو مبارک باد۔

پہلا 3000 ڈالر اور 15 کتابوں کا انعام جو فولسم، کیلیفورنیا کے سی۔ جے آنجل کو اُس کے مضمون کے لیے دیا گیا، ''گورڈن کلارک آن سائنس اینڈ بہیویرازم۔''

اس سال دوسرا انعام نہیں دیا گیا۔

تیسرا 1000 ڈالر اور 5 کتابوں کا انعام جو افرانا، پینسیلونیا کے کونراڈ مارٹن کو اُس کے مضمون کے لیے دیا گیا، ''بہیویرازم: دی بروکن مشین''

تمام مقابلہ کرنے والوں کو بہیویرازم اور مسیحی اور دی فلاسفی اینڈ سائنس اِن گاڈ کو پڑھنا تھا اور ان کتابوں پر مضمون لکھنا تھا۔